ایصالِ ثواب کی برکتیں

18-April-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! ایصالِ ثواب کے لفظی معنیٰ ہیں: **"ثواب پہنچانا"** اس کو **"ثواب بخشنا"** بھی کہتے ہیں مگر بُزرگوں کیلئے **"ثواب بخشنا"** کہنا مُناسِب نہیں، **"ثواب نذر کرنا"** کہنا ادب کے زیادہ قریب ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم خواہ اور نبی یا ولی کو **"ثواب بخشنا"** کہنا بے ادبی ہے، بخشنا بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہوتا ہے بلکہ نذر کرنا یا ہدِیَّہ کرنا کہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۶۰۹)

ثواب پہنچانے کے طریقے

مَلِکُ الْعُلَمَاء حضرت علامہ ظفر الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِیصالِ ثواب (ثواب پہنچانے) کے جو طریقے بتائے ان میں سے دُعائے مغفرت اور دُعائے رحمت کرنا بھی ہے۔

قرآنِ کریم سے ثواب پہنچانے کا ثبوت

اے عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! قرآنِ کریم میں ثواب پہنچانے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا ثبوت واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ

پارہ 28 سورۂ حشر آیت نمبر 10 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ۲۸، الحشر:۱۰)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اوران کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے (1) ایک یہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے۔ (2) بُزرگانِ دِین (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) خصوصاً صحابہ کرام و اَہلِ بَیْت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن) کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ (بہترین) چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ۲۸/۸۷۳)

اے عاشقانِ اولیا اسلامی بہنو! آیئے! آج کے اس ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہم اِیصالِ ثواب یعنی ثواب پہنچانے کے تعلق سے ایمان افروز واقعات و حکایات اور دیگر معلوماتی مَدَنی پھول سنتی ہیں، چنانچہ

ایصال ثواب کی برکت

مشہور صوفی بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمادیجئے کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اُسے

عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب (Dream) میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر ڈامَر (Asphalt) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں زنجیریں ہیں! اُس نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب سنایا، سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہُت غمگین ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (Crown) تھا۔ اس نے کہا اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کس وجہ سے تیری حالت بدلی جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ مرحومہ بولی: قبرستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ کریم نے ہم ساڑھے پانچ سو (550) قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع، ص ۲۴ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! دُرُود شریف کی فضیلت کے تَعَلُّق سے ابھی جو حکایت ہم نے سُنی، اس سے ثواب پہنچانے کی اَہَمِّیَّت واضح ہو جاتی ہے کہ ایک لڑکی انتہائی دردناک حالت میں عذاب کا شکار تھی مگر جب اللہ کریم کے ایک بندے نے گزرتے ہوئے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچایا تو نہ صرف اس لڑکی کو عذاب سے نجات مل گئی بلکہ مزید سینکڑوں مُردوں کو عذاب سے رہائی نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے! ربِّ کریم کس قدر مہربان ہے کہ اس نے صِرف ایک بار دُرُود شریف کی بَرَکت سے سینکڑوں مُردوں پر سے عذاب دور فرما دیا، تو جو مسلمان کثرت سے درودِ پاک پڑھنے اور نیکیوں کا ثواب فوت شدہ مسلمانوں کو بھیجنے کا عادی ہو گا تو اللہ پاک ثواب پہنچانے والے اور جن کو ثواب پہنچایا گیا ان سب پر اِنعام و اکرام کی کیسی بارشیں برسائے

گا۔لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ثواب پہنچانے کے معاملے میں سُستی کرنے کے بجائے وقتاً فوقتاً دُرود پاک اور نیکیوں سے حاصل ہونے والا ثواب مرحومین کو پہنچاتی رہیں، ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتی رہیں کیونکہ یہ ایک ایسا جائز اور بہترین عمل ہے جس کی بَرَکت سے فوت شدہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ زِندوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، جیسا کہ

صاحبِ بہارِ شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب یعنی قرآنِ مجید یا دُرُود شریف یا کلمۂ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ (ہو) یا بَدَنیہ (مالی عبادت جیسے صدقہ و خیرات اور بَدَنی عبادت جیسے نماز روزہ وغیرہ)، فَرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زِندوں کے اِیصالِ ثواب (ثواب پہنچانے) سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! انسان جب تک دُنیا میں رہتا ہے تو اس کے آس پاس اس کے ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچے، رشتے دار اور دوست وغیرہ موجود ہوتے ہیں جو اس کے دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اوراس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بیمار ہوں تو عِیادت بھی کرتے ہیں، مگر جب یہی انسان اندھیری قبر میں جا پہنچتا ہے تو وہاں اس کے ماں باپ، بہن بھائی، رشتے دار اور دوستوں وغیرہ میں سے کوئی بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ قبر میں اکیلا ہی ہوتا ہے۔ قبر میں جانے کے بعد اس پر جو گزرتی ہے اس کا حال تو وہ خود ہی بہتر جانتا ہے۔

قبر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ، اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّار یعنی بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے

گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (ترمذی، ۲۰۸/۴، حدیث: ۲۴۶۸) اب جو قبر میں موجود ہے تو ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہیں کہ قبر اس کے لیے جنت کا باغ (Garden) ثابت ہوئی ہوگی یا مَعَاذَ اللہ دوزخ کا گڑھا بنی ہوگی۔ لیکن ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے اس کو ثواب پہنچانے کی عادت بنانی چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مبارکہ سے ثواب پہنچانے کا ثبوت

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا سے روایت ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کے پاؤں، پیٹ اور آنکھیں کالے رنگ کی ہوں) وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا تو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! چُھری لاؤ اور اسے پتھر پر تیز کر لو، پھر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چُھری لی اور مینڈھے کو لٹا کر اسے ذَبح کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے اللہ پاک! تُو اسے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کی آل اور اُمَّت کی طرف سے قبول فرما۔ (مسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب استحسان الضحیة...الخ، حدیث: ۱۹۔(۱۹۶۷) ص ۸۳۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی قربانی کے ثواب میں انہیں بھی شریک فرمادے۔ اس سے معلوم ہوا! اپنے فرائض و واجبات کا ثواب دوسروں کو بخش (پہنچا) سکتے ہیں، اس (طرح کرنے سے ثواب) میں کمی نہیں آسکتی۔ یہ حدیث کھانا سامنے رکھ کر اِیصالِ ثواب کرنے (یعنی ثواب پہنچانے) کی قَوِی (یعنی مضبوط) دلیل ہے کہ بکری سامنے ہے اور حضور (صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس کا ثواب اپنی آل (اولاد) اور اُمّت کو بخش رہے ہیں۔(مرآۃ المناجیح، ۲/۳۶۸)

حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا اکثر ذکر فرمایا کرتے اور بعض اوقات بکری ذَبح فرماکر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی سہیلیوں کے گھر بھیجا کرتے تھے۔

(بخاری، حدیث:۳۸۱۸، ۲/۵۶۵)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اکثر حضورِ انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) حضرت (سیدتنا) خدیجہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کی طرف سے بکری قربان فرماتے (اور) انہیں ثواب پہنچانے کے لیے اس کا گوشت ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے۔ اس حدیث (پاک) سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (1) مَیِّت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ (2) مَیِّت کو صدقہ و خیرات کا ثواب بخشنا سُنّت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۴۹۶)

اے عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! معلوم ہوا! زندوں کا مُردوں بلکہ جو لوگ پیدا ہی نہیں ہوئے ان کو بھی ثواب پہنچانا نہ صرف جائز بلکہ سُنّت سے ثابت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر ثواب پہنچانا بھی جائز عمل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کا عمل

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ثواب پہنچانے کا یہ سلسلہ صرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام

رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ اَجۡمَعِیۡن بھی فوت شدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانے کے مختلف انداز اپنایا کرتے تھے، چنانچہ

حضرت علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نقل فرماتے ہیں: صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ اَجۡمَعِیۡن سات(7)روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔(الحاوی للفتاوی، ۲/۲۲۳)

حضرت سیِّدُنا سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری والدۂ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔(بُخاری، ۲/۲۴۱، حدیث: ۲۷۶۲) ایک روایت میں ہے: حضرت سیدنا سعد رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا ہے (میں ثواب پہنچانے کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں (بہار شریعت، ۲/۵۲۱)) تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی (کہ پانی کی وہاں کمی تھی اور اس کی زیادہ حاجت تھی (بہار شریعت، ۲/۵۲۲))، تو اُنہوں نے کُنواں کھدوایا اور کہا: هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے (یعنی ان کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لئے) ہے۔ (ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب في فضل سقی الماء، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: (مَیِّت) کی طرف سے پانی کی خیرات کرو کیونکہ پانی سے دِینی (اور) دنیوی مَنافع (فائدے) حاصل ہوتے ہیں، خصوصًا ان گرم و خشک علاقوں میں جہاں پانی کی کمی ہو، بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں، عام مسلمان ختم، فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں، ان سب کا ماخذ (یعنی ان کی اصل) یہ حدیث ہے۔ اس سے معلوم

ہوا کہ پانی کی خیرات (صدقہ کرنا) بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/ ۱۰۴ تا ۱۰۵ ملخصًا)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ"** صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا! مسلمانوں کا بکرے وغیرہ کو بُزرگوں کی طرف مَنسوب کرنا، مَثَلاً یہ کہنا کہ "یہ سَیِّدُنا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بکرا ہے" اس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ثواب پہنچانے کیلئے ہے۔ قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں، مَثَلاً کوئی اپنی قربانی کا بکرا لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں کہ کس کا بکرا ہے؟ تو وہ کچھ اس طرح جواب دیتا ہے، **"میرا بکرا ہے"** یا **"میرے ماموں کا بکرا ہے۔"** جب یہ کہنے والے پر اعتِراض نہیں تو **"غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بکرا"** کہنے والے پر بھی کوئی اعتِراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر چیز کا مالک اللہ پاک ہی ہے اور قربانی کا بکرا ہو یا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بکرا، ذَبح کے وَقت اس پر اللہ پاک کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ پاک وَسوَسوں سے نَجات بخشے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت اسلامی بہنو! حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جانثار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے عمل سے ثابت ہوا کہ فوت شُدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانا، ان کی طرف سے قربانی کرنا اور کھانا وغیرہ کھلانا بالکل جائز بلکہ بہترین اور پاکیزہ طریقہ ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَمواتِ مُسلِمِیْن (یعنی فوت شدہ مسلمانوں) کے نام پر کھانا پکا کر اِیصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانے) کے لئے تَصَدُّق (یعنی صدقہ) کرنا بِلا شُبہ جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ عمل) ہے اور اس پر فاتحہ سے اِیصالِ ثواب (ثواب پہنچانا) دوسرا

مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ عمل) ہے اور دوچیزوں کا جمع کرنا زِیادتِ خیر (یعنی بھلائی میں اضافہ کرنا) ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۹/۵۹۵)ہر شخص کو افضل یہی کہ جو عملِ صالح (یعنی جو بھی نیک کام) کرے اس کا ثواب اَوّلین و آخِرین اَحیاء واَموات (یعنی پہلے و بعد کے زندہ اور فوت شدہ مسلمانوں بلکہ) تمام مؤمنین و مؤمنات کے لیے ہدیہ بھیجے(یعنی ثواب پہنچائے)،سب کو ثواب پہنچے گا اور اُسے (یعنی ثواب پہنچانے والے کو) اُن سب کے برابر اَجر (وثواب) ملے گا۔(فتاویٰ رضویہ،۹/۶۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! ہمارے معاشرے میں یہ رواج عام ہے کہ ہم زندگی میں مختلف مواقع پر ایک دوسرے کو تحائف(Gifts) بھیج کر اپنی دوستی یا رشتے داری کو مزید مضبوط بناتی ہیں، جب ہمارا بھیجا ہوا تحفہ اگرچہ وہ معمولی قیمت کا ہو ہماری رشتے دار یا اسلامی بہن تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتی ہے پھر وہ بھی ہمیں بدلے میں تحفہ بھیج کر اپنی عقیدت و مَحبّت کا اظہار کرتی ہے، مگر جب وہ رشتے دار یا اسلامی بہن فوت ہو جاتی ہے تو تحائف کا یہ سلسلہ بھی رُک جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو ثواب پہنچانے کی صورت میں اس سے بہتر تحفے بھیج کر اس کی خوشی کا سامان کر سکتی ہیں۔ جی ہاں! ہمارا ثواب پہنچانا فوت شدہ مسلمانوں کے لئے تحفہ بن جاتے ہیں جنہیں پاکر انہیں بے حد خوشی محسوس ہوتی ہے، جیسا کہ

مُردوں کے لئے زندوں کا تحفہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہی ہوتی ہے جو ماں، باپ، بھائی یا دوست کی دعائے خیر پہنچنے کے انتظار میں رہتی ہے، پھر دعا اسے پہنچ جاتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے

زیادہ پیاری ہوتی ہے، اللہ پاک زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو پہاڑوں کے جیسا ثواب دیتا ہے اور یقیناً زندہ کا مُردوں کے لیے تحفہ ان کے لیے "دعائے مغفرت" ہے۔ (شعب الایمان، الرابع والستون من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی زیارۃ القبور، ۷/۱۶، حدیث: ۹۲۹۵)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ حدیثِ پاک کے اس جملے **"میت قبر میں ڈُوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے"** کی شرح میں فرماتے ہیں: عام گنہگار مسلمان تو اپنے گناہوں کی وجہ سے، خاص نیک مسلمان اسی پشیمانی (یعنی شرمندگی) کی وجہ سے کہ ہم نے اور زیادہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں، مخصوص محبوبین (اللہ پاک کے خاص پسندیدہ بندے) اپنے چُھوٹے ہوئے پیاروں کی وجہ سے ایسے ہوتے ہیں۔ تازہ مَیِّت بَرۡزَخ (یعنی مرنے کے بعد سے لے کر قِیامت میں اُٹھنے تک کے وقفے) میں ایسی ہوتی ہے جیسے نئی دُلہن سُسرال میں کہ اگرچہ وہاں اسے ہر طرح کا عیش و آرام ہوتا ہے مگر اس کا دل میکے میں پڑا رہتا ہے، جب کوئی سوغات یا کوئی آدمی میکے سے پہنچتا ہے تو اس کی خوشی کی حد نہیں رہتی، پھر دل لگتے لگتے لگ جاتا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہاں مَیِّت سے تازہ مَیِّت مراد ہے کہ اسے زندوں کے تحفے کا بہت انتظار رہتا ہے، اسی لیے نئی مَیِّت کو جلد از جلد نیاز، تیجا، دسواں، چالیسواں وغیرہ سے یاد کرتے ہیں۔ زندوں کو چاہئے کہ مُردوں کو اپنی دعاؤں وغیرہ میں یاد رکھیں تاکہ کل انہیں دوسرے مسلمان یاد کریں۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۳۷۳ تا ۳۷۴ ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! زندہ لوگوں کا ثواب پہنچانا فوت شُدہ مسلمانوں کو تحائف کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس تعلق سے ایمان افروز حکایت سنئے:

ریشمی رومالوں سے ڈھکے ہوئے تحفے

حضرت سیِّدُنا بشّار بن غالب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے لئے بہت دعائیں کیا کرتا تھا، ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا، وہ فرما رہی تھیں،: اے بشّار! تمہارے تحفے مجھے نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر پہنچائے جاتے ہیں، جب زندہ لوگ فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے، انہیں قبول کرکے نُور کے تھالوں میں رکھا جاتا ہے، پھر ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر اس مَیِّت کو پیش کیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کی گئی ہو اور کہا جاتا ہے: فُلاں نے تیری طرف یہ تحفہ بھیجا ہے۔ (التذکرۃ، باب مایتبع المیت الی قبرہ، ص ۸٦)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کس قدر مہربان ہے کہ دنیا میں تو اپنے بندوں پر فضل و کرم کی بارشیں فرماتا ہی ہے مگر جب کوئی مُسلمان فوت ہوجائے تو زندہ لوگوں کی دعاؤں اور ثواب پہنچانے کی بَرَکت سے فوت شدہ مسلمانوں کو سکون و اِطمینان کی دولت بخشتا ہے، یہ بھی معلوم ہوا! ثوابپہنچانے والوں سے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی بہت خوش ہوتے اور خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھئے! کسی فوت شدہ مسلمان کو ثواب پہنچانا بظاہر تھوڑا عمل ہے، مگر اس کی برکتیں بہت ہی زیادہ ہیں مگر افسوس! اب ہم دُنیوی کاموں میں اس قدر مشغول ہوگئے ہیں کہ ہمارے پاس اپنے فوت شدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانے کیلئے بھی وَقْت نہیں، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم دنیوی کام تو آسانی سے نمٹا لیتے ہیں مگر جس عمل میں خود ہمارا اور ہمارے فوت شدہ مسلمانوں کا بہت بڑا فائدہ ہے اسے ہم دُشوار سمجھتے ہیں یا پھر اَہَمِّیَّت دینے کے لئے تیار نہیں، بالفرض کسی کے پاس وَقْت ہے تو اُسے ثواب پہنچانے کا طریقہ معلوم نہیں،

اللہ پاک شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب و رسائل تحریر فرما دیئے تا کہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے

اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کر سکیں۔

رسالہ "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" کا تعارف

بالفرض کسی کو فاتحہ کرنے اور ثواب پہنچانے کا طریقہ نہیں آتا تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اس کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شیخِ طریقت، **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** ھَدِیَّۃً طلب کر کے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی **معلومات** کے ساتھ ساتھ ثواب پہنچانے کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس رسالے کو خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ بالخصوص **ثواب پہنچانے کے اجتماعات،** مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ میں فوت شدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانے کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے گناہوں سے بچتی رہیں، خوب خوب نیکیاں کریں، اپنے بچوں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دلائیں اورانہیں بھی نیک نمازی بنائیں کیونکہ اولاد کو نیک بنانے، انہیں عِلمِ دین کے زیور سے آراستہ کرنے اوران کی شریعت کے مطابق مَدَنی تربیت کرنے سے والدین کو جہاں بہت سے دِینی و دُنیوی فائدے حاصل ہوتے ہیں وہیں ایک فائدہ یہ بھی ملتا ہے کہ جب والدین اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو یہی نیک اولاد ان کے احسانات کو نہیں بُھولتی بلکہ اپنی مصروفیات کے باوجود ان کو ثواب پہنچانے کیلئے تلاوتِ قرآن کرنا، غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا، مسجد و مدرسہ بنوانا اور مغفرت کی دُعا کرنا سعادت سمجھتی ہے، جو قبر میں ان کے والدین کے سکون کا سبب ہوتا ہے، چنانچہ

روزانہ ایک قرآنِ پاک کا ثواب

منقول ہے: ایک مرتبہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مُردے اپنی اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن ان مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چُنتا۔ اس شخص نے اس مُردے سے پوچھا: یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: زندہ لوگ جو صدقہ، دعا، تلاوتِ قرآن کا ثواب قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں یہ لوگ اُس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ اس شخص نے پھر پوچھا: تم کیوں نہیں چُنتے؟ اس مُردے نے جواب دیا: میں اس لئے نہیں چُن رہا کہ میرا ایک بیٹا قرآنِ کریم کا حافظ ہے، جو فُلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے اس کا ثواب پہنچاتا ہے۔ یہ شخص صبح اُٹھا اور اُسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہِل رہے ہیں، اس نے نوجوان سے پوچھا تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر اپنے والدین کو اس کا ثواب پہنچاتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چُنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآنِ پاک پڑھ کر اس کا ثواب پہنچاتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تَعَجُّب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اُٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ (روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات ... الخ، الحکایۃ السابعۃ والخمسون ... الخ، ص۱۷۷)

اے عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ نیک اولاد والدین کو کس قدر فائدے دیتی ہے جو معاشی معاملات میں مشغولیت کے باوجود بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کر کے والدین کو ثواب پہنچانا نہیں

بُھولتی۔ آج کل اکثر لوگ اپنی اولاد کے بارے میں یہ شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ ہم نے اپنا سُکون گنوا کر، پانی کی طرح پیسہ بہا کر انہیں پڑھنا لکھنا سکھایا مگر ہماری اولاد ہے کہ ہمیں سلام کرنا تو دُور کی بات سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی، ہمارے جیتے جی یہ حال ہے تو مرنے کے بعد کون ہمیں ثواب پہنچائے گا۔ یاد رکھئے !اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں عموماً والدین کا اپنا قصور ہوتا ہے، اگر والدین دُنیوی تعلیم دِلانے اور کام کاج سکھانے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو قرآن کو یاد کرنے والا، عالِمِ دین اور سُنّتوں کا پابند بنائیں گے تو اس کے بہترین نتائج نہ صرف دنیا میں بلکہ مرنے کے بعد بھی نظر آئیں گے۔ اِنْ شَآءَاللہ

ثواب پہنچانے کے تعلق سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قبر والوں کی 25 حکایات"** کے صفحہ 11 سے ایک بہت پیاری حکایت سنئے، چنانچہ

حضرت علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: حضرت شیخِ اکبر مُحیُ الدّین اِبنِ عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا کہ ایک نوجوان کھانا کھا رہا ہے، جس کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ اللہ پاک کی عطا سے اسے چُھپے ہوئے معاملات اور قبر کے حالات کی خبر ہو جاتی ہے، جنّت اور دوزخ کا حال بھی اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے اچانک وہ رونے لگا۔ وجہ پوچھنے پر اس نے کہا: میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے۔ حضرت سیّدُنا شیخِ اکبر مُحیُ الدّین اِبنِ عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس کلمہ طیّبہ ستّر ہزار (70،000) مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کی ماں کو دل ہی دل میں اس کا ثواب پہنچا دیا۔ فوراً وہ نوجوان ہنس پڑا اور بولا: اب اپنی ماں کو جنّت میں دیکھ رہا ہوں۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح، ۳/۲۲۲، تحت الحدیث: ۱۱۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اس نوجوان نے اللہ پاک کی عطا کی ہوئی طاقت سے اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھا تو حضرت سَیِّدُنا ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف سے کلمۂ طیبہ کا ثواب پہنچانے کی بَرَکت سے اس کی والدہ کو عذاب سے نجات مل گئی۔ یاد رہے! جس حدیثِ پاک میں ستَّر ہزار (70،000) کلمہ طِیّبہ پڑھنے کی فضیلت ارشاد ہوئی ہے وہ یہ ہے: بے شک جس نے ستر ہزار (70،000) مرتبہ کہا: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ**، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمائے گا اور جس کے لیے یہ کہا گیا اس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح، ۲۲۲/۳، تحت الحدیث: ۱۱۴۲)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار ستَّر ہزار (70،000) کلمۂ طیبہ پڑھ لیں اور جو رشتے دار فوت ہو گئے ہوں اُن کو اس کا ثواب پہنچادیں۔ یہ تعداد ایک دن اور ایک ہی مجلس میں پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی پڑھ سکتی ہیں، روزانہ کم از کم 100 مرتبہ تو آسانی سے پڑھا ہی جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر (یعنی شرمگاہ) کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (مُعْجَمِ اَوْسَط، ۵۹/۲ حدیث ۲۵۰۴) حکیمُ الاُمَّت حضرت

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۲۶۸) (2) جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا عاجِزی کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت (بزرگی) کا حُلّہ (لباس) پہنائے گا۔ (ابوداود ۴/۳۲۶ حدیث: ۴۷۷۸) ☆جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص ۴۱) ☆ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) عورت زنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کالحاظ رکھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلانات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اس وقت دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں، تقریباً 107 شعبوں کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ ان ہی شعبوں میں امت کی شرعی رہنمائی کے لئے **دارُالافتاء اہلسنت**، عالم و مفتی بنانے کے لئے جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، قرآن پاک کی تعلیم عام کرنے کے لئے مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات، جزوقتی، رہائشی، آن لائن، بالغان) قیدیوں کے لئے مجلسِ اصلاح برائے قیدیان، معاشرے کے کچلے ہوئے طبقے یعنی گونگے بہرے اور نابیناؤں کے لئے مجلسِ "**خصوصی اسلامی بھائی**"، امت کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی خاطر مستند کتب و رسائل لکھنے کے لئے مدنی علماء پر مشتمل "**مجلس المدینۃ العلمیہ**"، معیاری تقاضوں کے مطابق چھاپنے کے لئے "**مکتبۃ المدینہ**" اور پھر دُنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمے (translation) کے لئے "**مجلس ترجم**"، الیکٹرونک میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے پھیلنے والی فحاشی و عریانی کے سیلاب کے آگے مضبوط بند باندھنے نیز دشمنانِ اسلام کے مذموم مقاصد کا مؤثر جواب دینے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو رُوشناس کروانے کے لئے "**مدنی چینل**" دنیا بھر کے مسلمانوں کو قرآن

وسنّت کا پیغام پہچانے کے لئے "**مجلس بیرونِ ملک**" وغیرہ وغیرہ شعبے دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے تحت شب وروز مصروفِ عمل ہیں۔ جس طرح جسم کے تمام ہی اعضاء افادیت اور اہمیت میں اپنی مثال آپ ہیں، بالکل ایسے ہی دعوتِ اسلامی کے ان شعبہ جات میں سے ہر ایک اپنا ثانی نہیں رکھتا، الغرض جس تحریک کا بیج 1981ء میں دعوتِ اسلامی کے نام سے بویا گیا، آج وہ کم وبیش 107 مضبوط ڈالیوں والا سایہ فگن، تناور پھلدار درخت کا رُوپ دھار چکا ہے جس کی شاخیں 200 سے زائد ممالک تک پھیل چکی ہیں یقیناً ان مدنی کاموں کے لئے ایک خطیر رقم درکار ہوتی ہے۔

اے عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! رجب المرجب شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں مدنی عطیّات اِکٹھا کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے لہٰذا آج ہی سے بھرپور کوشش کرکے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" کے مدنی کاموں کے لیے اپنی زکوٰۃ، فطرہ، مدنی عطیّات، صَدَقات وخیرات وغیرہ دینے کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بہنوں سے بھی اِکٹھا کرنے کی ترکیب بنائیں تاکہ ہمارے مدنی کام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ چندہ موجودہ دَور کی اَشد ترین ضرورت ہے چنانچہ پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے، "**آخر زمانہ میں دین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے چلے گا۔**" (معجم کبیر، ۲۰ / ۲۷۹، حدیث: ۶۶۰)

بعض اسلامی بہنیں مدنی عطیات اِکٹھا کرنے میں جھجک محسوس کرتی ہیں حالانکہ دین کی سَربلندی کے لیئے چندہ اکٹھا کرنا پیارے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت سے ثابت ہے۔ غزوۂ تبوک، مسجدِ نبوی شریف کی تعمیر، بیرِ رُومہ کی خریداری وغیرہ کے مواقع پر آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے راہِ خُدا میں خرچ کرنے کی ترغیب دِلائی ہے۔

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! آپ بھی ہمت فرمایئے، جھجک اُڑایئے اور سُنّتوں کو عام کرنے کے لیے خوب خوب مدنی عطیات اکٹھا کیجئے۔

آیئے ایک حدیثِ پاک آپ کی ترغیب کے لئے سناتی ہوں

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک مسلمان امانت دار خازن جسے کسی کو کچھ دینے کا حکم دیا

گیااور اس نے اسے کامل طور پر خوش دلی کے ساتھ پہنچادیاتووہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ہے۔

(صحيح البخاري، ۱/۳۵۲، حديث: ۱۴۳۸)

مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے اپنے محرم رشتے داروں اور پڑوسیوں پر انفرادی کوشش شروع کردیں۔ جوخوش نصیب اسلامی بہنیں اس بار عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کرنے والی ہوں ان کی روانگی سے قبل ہی ان پر مدنی عطیات کے سلسلے میں انفرادی کوشش کیجئے۔ لیکن اجنبی اسلامی بہنوں اور غیر محرم پر ہرگز انفرادی کوشش نہ کی جائے۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں آپ غسلِ میت اوراجتماعِ ذکرونعت کے لئے جاچکی ہیں اُن سے بھی رابطہ کرکے ان پر انفرادی کوشش کیجئے۔ کہ صرف بولنے سے بھی ہم دعوتِ اسلامی کو کثیر فائدہ پہنچاسکتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! توجّہ مُرشدی سے ہمیں اس عظیم مدَنی کام کی سعادت مِل رہی ہے توکہیں ایسانہ ہوکہ شیطان کے مکرو فریب میں آکر کوئی نادانی کربیٹھیں اور کوئی معمولی سی بے احتیاطی ہمیں اللہ کریم کی رحمت سے دُور کرڈالے اس لئے ایمانداری کو اپنا شعار بنالیں۔ یادرہے! کہ عفوودرگزر اپنی ذات کے حق کا نقصان ہونے پر ہوتا ہے مگرایسی غلطی جس میں دعوتِ اسلامی کے مدَنی کاموں یا مدَنی عطیات وغیرہ کا نقصان ہو جیسے عطیات میں خیانت کرلی تواب یہاں کس سے معافی مانگی جائے گی کیونکہ عطیات کسی نگران کی مِلک تو نہیں ہوتے تو یہ نگران کیونکر معاف کرسکتا ہے؟ اور اگر معاذ اللہ کبھی نقصان ہواتوتوبہ بھی کرنی ہوگی اور خیانت والی رقم اپنے پلّے سے ادا بھی کرنی پڑے گی۔

حضرت عدی بن عمیر رَضِیَ اللہُ عَنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

"ہم تم میں جسے کسی کام پر عامل بنائیں پھر وہ ہم سے سُوئی یا اس سے بھی کمتر چیز چھپالے تو یہ خیانت ہے، جسے قیامت کے دن لائے گا۔"

اس حدیث کی شرح میں حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: یعنی خیانت چھوٹی ہو یا بڑی قیامت میں سزا اور رُسوائی کا باعث ہے خُصوصاً جو خیانت زکوۃ وغیرہ میں کی جائے کیونکہ یہ عبادت میں خیانت ہے اور فقیروں کو

اُن کے حق سے محروم کرنا، رب کریم فرماتا ہے:

وَمَنۡ یَّغۡلُلۡ یَاۡتِ بِمَا غَلَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ۚ ترجمہ کنز العرفان: اور جو خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا جس میں اس نے خیانت کی ہو گی (۴، اٰل عمرٰن، ۱۶۱)

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۳، ص۱۵)

لٰہذا آیئے! مِل کر اچھّی اچھّی نیّتیں کر لیں کہ ہمیں جس طرح کے بھی مدنی عطیات، زکوٰۃ، فطرہ اور صدقہ وغیرہ جو کچھ ملے گا وہ امانت داری کے ساتھ اپنی ذمہ دار اسلامی بہن تک پہنچائیں گی اور کسی بھی طرح کے حیلے سے کام نہیں لیں گی اس کے لئے بہتر ہے کہ تمام اسلامی بہنیں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَه کی کتاب "چندے کے بارے میں سُوال جواب،" اور کتاب "چندے کی شرعی احتیاطیں" ضرور پڑھ لیں۔ اس کے علاوہ مدنی مذاکرہ 71، 72 اور 73 بھی ضرور سنیئے۔"

مدنی عطیات لینے کے حوالے سے یہ مدَنی پھول توجّہ سے سماعت فرمایئے کہ کیش کی صورت میں وصول کئے جانے والے مدَنی عطیات ہاتھوں ہاتھ چیک فرمالیجئے ایسے نوٹ کہ جو بند ہو چکے ہوں یا ایسی کنڈیشن والے نوٹ یعنی (کلیم نوٹ) جو بینک بھی وصول نہ کرتا ہو کو عطیات میں وصول کرنے میں احتیاط فرمائیں۔

دعائے عطار ہے کہ: **"جو مدنی عطیات کے لئے زیادہ سے زیادہ بھاگ دوڑ کرے یَا اللہ پاک! اُسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک وہ مدینہ نہ دیکھ لے۔"**

اللہ پاک! ہمیں اخلاص کے ساتھ شرعی احکامات کے مطابق مدنی عطیات جمع کرنے اور وقت پر اپنی ذمہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿2﴾ مرآۃ المناجیح جلد 3 صفحہ نمبر 44 پر ہے: بندۂ مومن کا روزہ آسمان و زمین کے درمیان مُعلّق رہتا ہے جب تک صدقۂ

فطر ادانہ کیا جائے۔ حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: ہم صدقۂ فطر ایک صاع غلّہ، ایک صاع جَو، یا ایک صاع پَنیر، یا ایک صاع کِشمش نکالتے تھے۔

صدقۂ فطر کی مختلف مقداریں سماعت فرمایئے: 3840 گرام کشمش یا جَو شریف یا کھجور یا اس کی رقم یا 1920 گرام (2 کلو میں 80 گرام کم) گندم یا اس کی رقم (ان چاروں میں سے کسی بھی ایک مقدار کے مطابق صدقۂ فطر ادا کیا جاسکتا ہے)

یاد رہے! ہر ملک بلکہ ہر شہر میں ان چیزوں کی قیمت میں فرق ہوتا ہے، اور وقتاً فوقتاً ان قیمتوں میں تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں۔ لہٰذا اپنے اپنے شہر میں موجودہ قیمتوں کے مطابق حساب لگانا ہو گا۔ ایک شہر میں رہنے والے دوسرے شہر کی قیمتوں کے مطابق حساب نہ لگائیں۔ جن خوش نصیب اسلامی بہنوں کو اللہ کریم نے زیادہ مال و دولت سے نوازا ہے اُنہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مَعیارِ زندگی کے مطابق فطرہ ادا کریں اور بارگاہِ اِلٰہی سے زیادہ ثواب پائیں۔

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! قرآن پاک جس کو ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے لبِ مبارک سے ادا فرمایا ہے۔ نیز قرآنِ پاک کی تلاوت دلوں کے زنگ کو دور کر دیتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی یکم رمضان المبارک سے 20 رمضان المبارک تک ہمارے علاقے میں **"فیضانِ تلاوت قرآن"** کورس کی ترکیب۔۔۔ مقام پر۔۔۔ بجے سے۔۔۔ بجے تک ہو گی تو آیئے نیت کر لیتی ہیں کہ "فیضانِ تلاوتِ قرآن" کورس میں نہ صرف خود شرکت کریں گی بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دے کر اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں گی۔

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے سبب دنیا کا نظام درست رہتا ہے اور چھوڑنے کی وجہ سے فساد برپا ہو جاتا ہے۔ لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک نیکی پر کاربند رہیں گے اور اس کی دعوت دیتے رہیں گے اور برائی سے رکے رہیں گے اور اس سے منع کرتے رہیں گے۔ (بحوالہ: نیکی کی دعوت کے فضائل ص 16) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہر۔۔۔ کو۔۔۔ مقام سے۔۔۔ بجے اسلامی بہنیں مدنی دورے کے لیے روانہ ہوتی ہیں۔ آپ بھی نیت فرمالیں کہ مدنی دورہ میں ضرور شرکت کریں گی۔ تمام اسلامی بہنیں نیت فرمالیں کہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں

پابندی سے شرکت کیا کریں گی کہ اگر ہم پابندی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں گی تو اچھی اچھی باتیں سیکھتی رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد